سوال نمبر 1:

انسانی زندگی میں دین کی ضرورت و اہمیت کو بیان کریں۔ دین اور مذہب میں فرق واضح کریں۔

جواب:

تعارف:

دین انسانی زندگی کا ایک ایسا نمایاں پہلو ہے جسے پس پشت نہیں ڈالا جاسکتا۔ یہ ایک ایسا فکری نظریہ ہے جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو میں ہر مرحلہ پر رہنمائی کرتا ہے اور اسے زندگی گزارنے کا ڈھانچہ فراہم کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں لفظ دین قانون کے مضمون میں بھی استعمال ہوا ہے تو یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ دین ایسے قانون و ضوابط کا نام ہے جو انسان کو نہ صرف انفرادی طور پر باضبط اور باکردار بناتے ~~ہ~~ بلکہ معاشرتی، معاشی، اور سیاسی معاملوں میں بھی اس کی رہنمائی کرتے ہیں۔ دین انسان کو اس دنیا میں رہنے سہنے کے ڈھنگ سکھانے کے علاوہ اس کی موت کے بعد کی زندگی سے متعلق سوالوں کے جواب بھی فراہم کرتا ہے جبکہ مذہب کی موجودہ تعریفوں کے مطابق مذہب انسان کی موجودہ زندگی کا احاطہ کرتا ہے۔ دین انسان کی انفرادی، اجتماعی اور سیاسی زندگی پر متعدد ~~طرح~~ زاویوں سے اثر انداز ہوتا ہے جن کی وضاحت کچھ اس طرح سے کی جاسکتی ہے۔

دین اور انسانی انفرادیت

دین انسان کی انفرادی زندگی سے لے کر سیاسی و معاشرتی زندگی تک

کے لیے ایک جامع زاویہ فراہم کرتا ہے۔ جیسا کہ مولانا ابوالکلام آزاد کے مطابق دین بدلے اور مکافات کا نام ہے جبکہ عربی لغت میں دین کے مختلف معانی درج ہیں جن میں "فرمانبرداری"، "بدلہ"، "قدرت" وغیرہ شامل ہیں۔ قرآن مجید میں بھی اسلام کے لیے لفظ دین استعمال ہوا ہے اور اسے "امن و سلامتی" کا دین کہا گیا ہے۔ جبکہ دوسری طرف قرآن مجید میں ہی سورۃ یوسف میں قانون و آئین اور حکومت ہونے کے لیے بھی لفظ دین استعمال کیا گیا ہے۔

ابن خلدون کے مطابق دین کا مطلب "اللہ نے انسان کو دائمی نعمتوں سے نوازنے کے لیے دین کو متعارف کروایا۔ اس کا مقصد اللہ کی عبادت اور دنیاوی معاملات کو منظم کرنا ہے۔ دین اللہ کے احکامات کے مطابق ریاست اور حکومت تشکیل دینے ~~کا نام ہے~~ کی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔"

اس بحث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دین کئی پہلو سے انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے جس کا احاطہ درج ذیل نکات میں کیا گیا ہے۔

۱. احساسِ ذمہ داری:

دین انسان میں احساس ذمہ داری پیدا کرتا ہے اور اسے معاشرے کا ذمہ دار فرد بننے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

"اور تم میں سے کوئی بھی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہ ~~اٹھائیں~~ اٹھائے گا۔"

جب انسان میں اس بات کا احساس پیدا ہوتا ہے کہ اسے اپنے اعمال کے لیے خود جوابدہ ہونا ہے تو وہ کوئی بھی کام سوچ سمجھ کر اپنی ذمہ داری سے کرتا ہے۔

2. جوابدہی کا ڈر:
مولانا ابوالکلام آزاد کے مطابق سامی زبانوں میں لفظ دین کا مطلب مکافات یا بدلہ لینا ہے۔ چونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ

والله ذو الانتقام

اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے۔
پروفیسر سمتھ مذہب کو قدیم زمانے کا نظریہ قرار دیتے ہوئے اسے رد کرتے ہیں اور دین اسلام کے وحدانیت کے نظریہ کو دور جدید کے لیے موثر قرار دیتے ہیں۔ چونکہ اسلام میں مرکزی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے جو غلبہ والی ذات ہے چنانچہ مندرجہ بالا آیت کے مطابق انسان کو نہ صرف اپنے اعمال کی جوابدہی کا ڈر رہتا ہے بلکہ ان کی جزا و سزا کا بھی لہٰذا وہ اپنے اعمال کی درستگی میں مشغول رہتا ہے۔

3. احساس ہمدردی و عدل و انصاف:
دین انسان میں اخلاقی صفات جیسے کہ ہمدردی اور عدل و انصاف اجاگر کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ارشاد ہے،

"اور جنت میں وہ لوگ داخل ہوں گے جن کے دل چڑیوں کی طرح نرم ہوں"

اسی طرح قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے،

واعدلو

اور عدل کرو۔
ان اخلاقی صفات سے اور جوابدہی اور جزا و سزا سے

متاثر ہو کر انسان اپنے اور دیگر کے لوگوں اور خاص کر اپنے رشتہ داروں اور قرباء سے حسن سلوک روا رکھتا ہے اور ایک اچھا انسان بننے کی کوشش کرتا ہے۔

دین اور انسانی معاشیت و معاشرت

انفرادی زندگی سے آگے بڑھ کر دین انسانی معاشرے جیسے کہ معاشرت، سیاست، اور دیگر پہلوؤں پر بھی مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

1. **خاندانی زندگی پر اثرات / اہمیت:** دین مضبوط خاندانی گھرانے کے نظام کو فروغ دیتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ارشاد ہے۔

"اور تم میں سے سب سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے سب سے اچھا ہے اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے اچھا ہوں۔"

خاندان کسی بھی معاشرے کی بنیادی اکائی ہوتے ہیں خاندانی سطح پر باہمیت کو فروغ دے کر دین ایک مضبوط معاشرے کی بنیاد رکھتا ہے۔

2. ~~معاشرتی~~ **معاشرتی سطح پر اثرات و اہمیت:** دین نفاق و پھوٹ کی مذمت کرتا ہے اور معاشرتی باہمیت کو فروغ دیتا ہے۔ لہذا قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

واعتصموا بحبل اللہ ولا تفرقوا

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام رکھو اور پھوٹ میں نہ پڑو۔

3. معاشی زندگی پر اثرات/اہمیت:

دین اسلام انفرادی سطح سے لے کر معاشرتی اور سیاسی سطح تک معاشی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ جاگیرداری اور سود کو رد فرمایا ہے آ کر اسلام نے بتا دیے کہیں گئے ہیں کہ اس کا استفادی نظام ابھی تک استعمال کا شکار نہیں ہوا۔ زکوٰۃ کا نظام (انفرادی سطح پر زکوٰۃ دینا) معاشرے میں روپے کی گردش کا نظام مہیا کرکے معاشی و استفادی مضبوطی فراہم کرتا ہے۔

4. سیاسی زندگی پر اثرات:

دین ~~(اسلام)~~ کے مطابق انسان خدائے بزرگ و برتر کے احکام کا فرمانبردار بنتا ہے جیسا کہ اسلام میں انسان کو زمین پر خدا کا خلیفہ قرار دیا گیا ہے۔ لہذا انسان احکامات الٰہی کو مدنظر رکھتے ہوئے سیاست و حکمرانی کرتا ہے اور ایسا کرنے میں خوف خدا اہم کردار کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عمر رض نے فرمایا تھا۔

"خدا اگر فرات کے کنارے کوئی کتا بھی بھوکا مر گیا تو قیامت کے روز عمر اس کا جوابدہ ہوگا"

~~اسی طرح قرآن مجید کا آئین~~ اسی طرح پاکستان کا آئین میں حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ہے تاکہ حکمران خوف الٰہی سے متاثر ہو کر عدل و انصاف سے حکومت کریں۔

دین اور مذہب میں فرق

مندرجہ بالا بحث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ دین صرف دنیاوی ضابطوں کا نام نہیں ہے بلکہ مزید برآں یہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی انفرادی سپردگی اور اطاعت کا نام ہے جس کے ذریعے انسانی زندگی کے ہر پہلو پر رہنمائی ملتی ہے۔ ~~ا~~ اس کے ساتھ

CS CamScanner

ساتھ انسان کو اس کی آخرت کی زندگی کے بارے میں بھی رہنمائی ملتی ہے جیسا کہ مولانا مظہر الدین لکھتے ہیں۔

"دین سیاسی نظریات، معاشی نظم اور فکری سلسلے کے بارے میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے"

جبکہ مذہب مختلف لوگوں کے مختلف نظریات کے مطابق انسانی زندگی کے کسی ایک پہلو کا احاطہ کرتا ہے۔

جیسا کہ اے بی ٹیلر کے نزدیک "~~دین~~ مذہب روحانی موجودات کے اعتراف کا نام ہے"

اسی طرح میتھیو آرنلڈ کا کہنا ہے کہ "~~دین~~ مذہب انسانی جذباتی کی اخلاقیت یا جذباتی اخلاقیت کا نام ہے"

جبکہ پروفیسر وائٹ ہیڈ کا کہنا ہے کہ "~~دین~~ مذہب ان صداقتوں کا نام ہے جو انسانی کردار کو مضبوط اور مثبت بنا سکے"

~~جبکہ~~ ایمانوئیل کانٹ کے مطابق: "مذہب ہر فریضہ کو خدائی حکم سمجھ کر سرانجام دینے کا نام ~~دین~~ ہے"

تنقیدی جائزہ:

مذہب ایک تنگ نظر اور یک طرفہ نظریے کا نام ہے جو انسانی زندگی کے کسی ایک پہلو پر رہنمائی فراہم کر سکتا ہے جبکہ دین ایک جامع فلسفہ ہے جو انسان کی انفرادی، اجتماعی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، جسمانی، اور روحانی نشو و نما یقینی بناتا ہے اور ~~صفحہ~~ عدل و انصاف جیسی اخلاقیات کے ذریعے

امن و سلامتی پھیلاتا ہے۔ یہ انسان کے تمام سوالوں کا جواب مہیا کرتا ہے اور ہر زمانے کے لوگوں کے لیے متعلقہ رہتا ہے۔ اس کی انسانی زندگی کے لیے اہمیت ناگزیر ہے اور اثرات بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔